

## فہرست

- 1: مقدمہ
- 2: عظمت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا قصہ
- 3: اس عظیم قصے میں سے بعض اہم بیان
- 4: اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان میں گستاخی کا حکم
- 5: حدود کا نفاذ کس کا ذمہ ہے
- 6: ایک عظیم قادہ
- 7: گستاخانہ فلم

ابوسفیان کی پس پشت کھڑا کر دو، پھر ترجمان سے کہا کہ ان لوگوں سے کہو کہ میں ابوسفیان سے اس شخص کا حال پوچھتا ہوں (جو اپنے آپ کو نبی کہتا ہے اگر مجھ سے جھوٹ بیان کرے، تو تم فروں اس کی عکسیب تر دینا) (ابوسفیان جسے بیان کر) اللہ کی قسم اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ لوگ میرے اپنے جھوٹ پولنے کا الزام لگائیں گے تو یقیناً میں آپ کی نسبت غلط باتیں بیان کر دیتا، غرض سب سے بچلے جو مر قلنے میں چھوٹے پوچھا، وہ یہ تھا کہ اس نے کہا کہ اس کا نائب تم لوگوں میں کیا ہے؟ میں نے کہا وہ ہم میں بڑے نسب والے ہیں، پھر مر قلنے کا یام میں سے کسی نے اس سے بچلے بھی اس بات (نبوت) کا دعویٰ کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں (پھر مر قلنے کا) کہا، کہ کیا ان کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ گزر رہے ہیں میں نے کہا نہیں (پھر مر قلنے کا) کہ امیر لوگ ان کی بیوی کو رہے ہیں یا نزور؟ میں نے کہا نہیں، بلکہ کمزور (پھر مر قلنے کا) پوچھا آئا ان کے پیروکار (یوم نبوم) بڑھتے جاتے ہیں یا لہتے جاتے ہیں؟ میں نے کہا (کم نہیں ہوتے تک) زیادہ ہوتے جاتے ہیں، مر قلنے پوچھا، آیا ان میں سے کوئی شخص ان کے دین میں داخل ہوتے کے بعد دین کی شدت کے باعث اس دین سے خارج بھی ہو جاتا ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں (پھر مر قلنے کا) کہ کیا تم پر جھوٹ کی تہمت لگاتے ہو اس سے

اور میں نے تم سے پوچھا کہ ان کے بیوی زیادہ ہوتے جاتے ہیں یا کم ہوتے جاتے ہیں، تو تم نے بیان کیا کہ وہ زیادہ ہوتے جاتے ہیں (درحقیقت) ایمان کا کمال تو پچھنچتے تک بیی حال ہوتا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا کوئی شخص اس کے بعد ان کے دین میں داخل ہو جائے ان کے دین سے ناخوش ہو کر (دن سے) پھر بھی جاتا ہے؟ تو تم نے بیان کیا کہ نہیں اور ایمان کی بھی صورت ہے، جب کہ اس کی بیانات دلوں میں بیٹھ جائے، اور میں نے تم سے پوچھا کہ آیا وہ وعدہ خلافی کرتے ہیں تو تم نے بیان کیا کہ نہیں (بات یہ ہے کہ) اسی طرح تمام پیغمبر و عدو خلافی نہیں کرتے اور میں نے تم سے پوچھا کہ وہ تمہیں کس بات کا حکم دیتے ہیں تو تم نے بیان کیا کہ وہ تمہیں یہ حکم دیتے ہیں کہ اللہ کی عادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کی شریک نہ کرو اور تمہیں بتوں کی پرشی سے منع کرتے ہیں اور تمہیں نماز پڑھنے اور حج بولنے اور پیزگاری کا حکم دیتے ہیں، پس اگر تمہاری بھی ہوئی بات تھی ہے تو تمغیر دہ میرے ان قدموں کی جگہ کے مالک ہو جائیں گے اور بے شک میں (ثبت سابقہ سے) جانتا تھا کہ وہ خاہر ہونے والے ہیں، مگر میں یہ نہ جانتا تھا کہ وہ تم میں سے ہوں گے، پس اگر میں جانتا کہ ان تک پہنچ سکوں گا، تو یقیناً میں ان سے کتابڑا اہتمام کرو اگر میں ان کے پاس ہو تو اپنیا میں ان کے پیروں کو دعویٰ،

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْلَاقُهُ وَسَلَامٌ تَسْلِيمٌ كَيْرِيًّا أَمَّا بَعْدُ

**إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْتَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَأَنْحِرْ**

**إِنَّ شَائِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ** (الکوثر: 1-3)

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تم کو کوثر عطا فرمائی ہے۔ تو اپنے پروردگار کے لئے نماز پڑھا کر و در قربانی کیا کرو۔ پچھلے نہیں کہ تمہارا دین ہی بے اولاد ہے گا۔

# عظمت مصطفیٰ

(صلی اللہ علیہ وسلم)

د/ مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ)

Ashabul Hadith.com

## 2: عظمت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا قصہ

ابوالیمان، حکم بن نافع، شعیب، زیری، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عباس سے سفیان بن حرب نے بیان کیا کہ ہر قلنے میں ان کے بیان کی شخص کو بھیجا (اور وہ اس وقت قریش کے چند سرداروں میں بیٹھے ہوئے تھے اور وہ لوگ شام میں تاجر کی حیثیت سے گئے تھے (یہ واقعہ اس زمانے میں ہوا) جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوسفیان اور دیگر کفار قریش سے ایک محدود عہد کیا تھا، غرض! سب قریش ہر قلنے کے پاس آئے، یہ لوگ اس وقت ایلیماں میں تھے، تو ہر قلنے ان کو اپنے پاس دربار میں طلب کیا، اور اس کے گرد سرداران روم (بیٹھے ہوئے) تھے، پھر ان (سب قریشیوں) کو اس نے (اس پتے قریب بھیج بلالیا) اپنے ترجمان کو طلب کیا قریشیوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم میں سب سے زیادہ اس شخص کا قریب النسب کون ہے، جو اپنے آپ کو نبی کہتا ہے؟ ابوسفیان کہتا ہے، میں نے کہا میں ان سب سے زیادہ ان کا قریبی رشتہ دار ہوں، یہ سن کر ہر قلنے کے پاس دربار میں کو میرے قریب کرو اور اس کے ساتھیوں کو بھی اس کے قریب رکھو، اور ان کو

## 1: مقدمہ

**إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْتَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَأَنْحِرْ إِنَّ شَائِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ**  
(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تم کو کوثر عطا فرمائی ہے۔ تو اپنے پروردگار کے لئے نماز پڑھا کر و در قربانی کیا کرو۔ پچھلے نہیں کہ تمہارا دین ہی بے اولاد ہے گا۔ (الکوثر: 1-3)

امام ابن کثیر (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں:

اے میرے پیارے پیغمبر جو ہدایت، حق، روشن برہان اور نور میں سے بعض و نفرت کرنے والا ہے وہی ابتر، مکتر، سب سے ذمیل اور دم کٹاۓ نام ہے  
(تفسیر ابن کثیر: 4/504)

اور میں نے تم سے پوچھا کہ آیا یہ بات (ایپنی نبوت کا دعویٰ) تم میں سے کسی اور نے بھی کیا تھا، تو تم نے بیان کیا کہ نہیں میں نے بھی کیا کہ نہیں جانتے کہ وہ اس (مہلت کے نامہ) میں کیا کریں گے ( وعدہ خلافی یا ایسا یہ عہد)، ابوسفیان کہتے ہیں کہ سوائے اس کلمہ کے بھی اور کوئی موقعہ نہ ملا کہ میں کوئی بات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات میں داخل کر دیتا ہے، ہر قلنے کے پاس آیا تم نے (بھی) اس سے جگ کی ہے؟ میں نے کہا ہاں، تو بولا تمہاری جگنگ ان سے لیسی رہتی ہے؟، میں نے کہا کہ لڑائی ہمارے اور ان کے درمیان ڈوں (کے مثل) کے لیے، کہ بھی وہ ہم سے لے لیتے ہیں اور بھی ہم ان سے لے لیتے ہیں (بھی) ہم پختا پتے ہیں اور بھی وہ) ہر قلنے پر پوچھا کہ وہ تم کو کیا حکم دیتے ہیں؟ میں نے کہا کہ وہ کہتے ہیں یہ بات کی ہے ان پر بھی جھوٹ کی تہمت لگائی گئی ہے، تو تم نے کہا کہ نہیں، پس (اپنے دل میں) سمجھ لیا کہ ان کے باپ دادا میں سے کوئی بادشاہ ہوا ہوگا، تو میں نے کہا کہ اس سے جگ کی ہے؟ میں نے کہا ہاں، تو بولا تمہاری جگنگ ان سے لیسی رہتی ہے؟، میں نے کہا کہ اس سے پوچھنے اور اس کے عہد کو اپنے باپ دادا ملک حاصل کرنا چاہتے ہیں اور میں نے تم سے پوچھا کہ آیا اس سے بچلے کہ انہوں نے یہ بات کی ہے ان پر بھی جھوٹ کی تہمت لگائی گئی ہے، تو تم نے کہا کہ نہیں، پس (ایسا نہیں) (ایسا نہیں) پوچھ لیا کہ اس کو کیا ہے، تو پھر بیان کیا کہ اس کی صرف اللہ پر جھوٹ بولے اور میں نے تم سے پوچھا کہ آیا بڑے لوگوں نے ان کی صرف اللہ پر جھوٹ نہ بولے اور تمہارے شرک کی باتیں جو تمہارے باپ دادا کیا کرتے تھے چھوڑ دو، اور ہمیں نے کہا کہ اس کی صرف اللہ پر جھوٹ بولنے اور پیغمبر کا کاری اور صدر رحمی کا تم دیتے ہیں اس کے بعد ہر قلنے کے دراصل تمام پیغمبروں کی پیروی میں لوگ (ہوتے رہے) ہیں اور میں نے تم سے پوچھا کہ وہ میرے ان قدموں کی جگہ کے مالک ہو جائیں گے اور بے شک میں (ثبت سابقہ سے) جانتا تھا کہ وہ خاہر ہونے والے ہیں، مگر میں یہ نہ جانتا تھا کہ وہ تم میں سے ہوں گے، پس اگر میں جانتا کہ ان تک پہنچ سکوں گا، تو یقیناً میں ان سے کتابڑا اہتمام کرو اگر میں ان کے پاس ہو تو اپنیا میں ان کے پیروں کو دعویٰ،

چلے جو وہ ابھی کہتے ہیں؟ میں نے کہا نہیں کیا وہ کبھی وعدہ خلافی کرتے ہیں؟ میں نے کہا نہیں اور اب ہم کی مہلت میں ہیں ہم نہیں جانتے کہ وہ اس (مہلت کے نامہ) میں کیا کریں گے ( وعدہ خلافی یا ایسا یہ عہد)، ابوسفیان کہتے ہیں کہ سوائے اس کلمہ کے بھی اور کوئی موقعہ نہ ملا کہ میں کوئی بات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات میں داخل کر دیتا ہے، ہر قلنے کے پاس آیا تم نے (بھی) اس سے جگ کی ہے؟ میں نے کہا ہاں، تو بولا تمہاری جگنگ ان سے لیسی رہتی ہے؟، میں نے کہا کہ لڑائی ہمارے اور ان کے درمیان ڈوں (کے مثل) کے لیے، کہ بھی وہ ہم سے لے لیتے ہیں اور بھی ہم ان سے لے لیتے ہیں (بھی) ہم پختا پتے ہیں اور بھی وہ) ہر قلنے پر پوچھا کہ وہ تم کو کیا حکم دیتے ہیں؟ میں نے کہا کہ وہ کہتے ہیں یہ بات کی ہے ان پر بھی جھوٹ کی تہمت لگائی گئی ہے، تو تم نے کہا کہ نہیں، پس (ایسا نہیں) (ایسا نہیں) پوچھ لیا کہ اس کی صرف اللہ پر جھوٹ نہ بولنے اور تمہارے شرک کی باتیں جو تمہارے باپ دادا کیا کرتے تھے چھوڑ دو، اور ہمیں نے کہا کہ اس کی صرف اللہ پر جھوٹ بولنے اور پیغمبر کا کاری اور صدر رحمی کا تم دیتے ہیں اس کے بعد ہر قلنے کے دراصل تمام پیغمبروں کی پیروی میں لوگ (ہوتے رہے) ہیں اور میں نے تم سے پوچھا کہ وہ میرے ان قدموں کی جگہ کے مالک ہو جائیں گے اور بے شک میں (ثبت سابقہ سے) جانتا تھا کہ وہ خاہر ہونے والے ہیں، مگر ترجمان سے کہا کہ ابوسفیان سے کہہ دے کہ میں نے تم سے ان کا نسب پوچھا تو تم نے بیان کیا کہ وہ تمہارے درمیان میں اعلیٰ نسب والے ہیں اور تمام پیغمبر اپنی قوم کے نسب میں اسی طرح (علیٰ نسب) مجموعت ہوا کرتے ہیں

پس وہ لوگ اپنی اس تدبری میں تھے کہ ہر قل کے پاس ایک آدمی لایا گیا، جسے عسان کے بادشاہ نے بھیجا تھا، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خیریاں کی، جب ہر قل نے اس سے یہ خبر معلوم کی، تو کہا کہ جاؤ اور دیکھو کہ وہ ختنہ کے ہوئے ہے کہ نہیں، لوگوں نے اس کو دیکھا تو بیان کیا کہ وہ ختنہ کے ہوئے ہیں، اور ہر قل نے اس سے عرب کا حال پوچھا، تو اس نے کہا کہ وہ ختنہ کرتے ہیں، تب ہر قل نے کہا کہ نہیں (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس زمانہ کے لوگوں کا بادشاہ ہے، جو روم پر غالب آئے گا، پھر ہر قل نے اپنے دوست کو رومیہ (یہ حال) لکھ کر بھیجا اور وہ علم (نجوم) میں اسی کا حامی پایا تھا اور (یہ لکھ کر) ہر قل حکم کی طرف چلا گیا، پھر حکم سے باہر نہیں جانیا کہ اس کے دوست کا خط (اسکے جواب میں) آگیا وہ بھی نی کیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کے بارے میں ہر قل کی رائے کی موافقت کرتا تھا اور یہ (اس نے لکھا تھا) کہ وہ نبی میں اس کے بعد ہر قل نے سردار ان روم کو اپنے محل میں جو حکم میں تھا، طلب کیا اور حکم دیا کہ محل کے دروازے بند کرنے لئے جائیں تو وہ بند کر دیئے گئے اور ہر قل (اپنے گھر سے) بابر آیا تو کہا کہ اسے روم والوں کا ہدایت اور کامیابی میں (کچھ حصہ) تمہارا بھی ہے اور

- ۶: سجادہ ری اور دانائی بغیر ایمان کے بے فائدہ ہے
- ۷: نبی رحمت (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نسب عرب میں سے سب سے اچھا نسب ہے
- ۸: انبیاء (علیہم السلام) کے نسب سب سے اچھے تھے
- ۹: نبی رحمت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اخلاق سب کی اچھی تھے۔ (اٹک لعلی خلق عظیم)
- ۱۰: ۵۰ سال سے زیادہ ساتھ رہنے والے دشمن بھی ایک غلطی یا نقص نہ پکڑ سکے)
- ۱۱: انبیاء (علیہم السلام) کے اکثر ساتھی اور تبعین ضعیف اور کمزور تھے
- ۱۲: سب سے پہلے توحید عبادت کا حکم ہے
- ۱۳: سب سے زیاد تبلیغ کی دعوت و تبلیغ کی زیاد توحید عبادت تھی

- ۱۴: جو لوگوں کی بدایت کا سبب بنتا ہے، وہ ان سب لوگوں کے اجر و ثواب کا مستحق ہوتا ہے
- ۱۵: جس نے توحید سے منز موڑا وہ خود بھی ہلاک ہوا اور دوسروں کی ہلاکت کا سبب بنا
- ۱۶: نبی رحمت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دعوت و تبلیغ کے بہترین انداز اور حکمت سے کافر بھی متاثر تھے
- ۱۷: امر بالمعروف اور نبی عن المکر دعوت و تبلیغ کی زیادوں میں سے ہیں
- ۱۸: نبی رحمت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیت اور رعب دشمنوں کے دلوں میں ڈال دی گئی
- ۱۹: جس نے حق کو جان بوجہ کر چھوڑا اسکی ساری زندگی غم اور حرست میں گزرتی ہے

ابو سفیان کہتے ہیں کہ جب ہر قل نے جو کچھ کہا کہہ چکا اور (آپکا) خط پڑھنے سے فارغ ہوا تو اس کے ہاں شور زیادہ ہوا، آزادیں بلند ہوئیں اور لوگ (وہاں سے) نکال دیے گئے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ (دیکھو تو) ابو کبیش کے بیٹے (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا کام ایسا بڑھ گیا کہ اس سے بنی اسرار (روم) کا بادشاہ خوف رہتا ہے، پس اس وقت سے مجھے بیش کے لئے اس کا یقین ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور غالب ہو جائیں گے، یہاں تک کہ اللہ نے مجھے اسلام میں داخل فرمایا اور این ناطور ایسا کام کی طرف رکھتا ہے کہ اس کے لئے نظر انہیں کامیابی کا ناطور ہے اور قل شام کے نصرانیوں کا سردار تھا، بیان کیا جاتا ہے کہ ہر قل جب ایسا ہے آیا تو ایک دن صحیح کو بہت پریشان خاطر اٹھا، تو اس کے بعض خواص نے کہا کہ ہم (اس وقت) آپ کی حالت خوب پاتے ہیں؟ اب ناطور کہتا ہے کہ ہر قل کا ہن تھا، نجوم میں مہارت رکھتا تھا اس نے اپنے خواص سے جب کہ انہوں نے پوچھا، یہ کہا کہ میں نے رات کو جو نجوم میں نظر کی، تو دیکھا کہ ختنہ کرنے والا بادشاہ غالب ہو گیا تو (دیکھو کہ) اس زمانہ کے لوگوں میں ختنہ کون کرتا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ سوائے یہود کے کوئی ختنہ نہیں کرتا، سو یہود کی طرف سے آپ اندریہ نہ کریں اور اپنے ملک کے بڑے بڑے شہروں میں لکھ بھیجیں کہ جتنے یہود وہاں ہیں سب قتل کر دیئے جائیں،

- ۱: عظمت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قصے میں سے بعض اہم پیغام
- ۲: سیدنا ابو سفیان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی فضیلت، یہ واقعہ انکی اسلام قبول کرنے کی بنیادی وجہ تھا۔
- ۳: سیدنا ابو سفیان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رشتہ دار ہیں
- ۴: رشتہ دار اپنے رشتہ داروں کا حال دوسروں سے بہتر جانتے ہیں
- ۵: حیاء اور سچ جاہلیت میں عرب کے اخلاق میں سے تھا جسے اسلام نے اور مضبوط کیا
- ۶: ہر قل عجیبوں کا سجادہ ری اور دانائہ انسان تھا

- ۱۷: یہ عالمیں نبوت کی قطبی علامتیں نہیں ہیں، ہر قل نے اپنے علم کے مطابق اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بعض خاص علامتیں بیان کی ہیں
- ۱۸: اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کا درج بلند والافرمایا حتیٰ کہ روم کا بادشاہ بھی انکے قدموں کو دھونے کا خواشنہ تھا (ورفتا لک ذکر ک)
- ۱۹: (بسم اللہ الرحمن الرحيم) کی فضیلت کا بیان اور خط و کتابت کا آغاز اس کرنے کی سنت کا ثبوت [786، بدعت ہی]
- ۲۰: کافروں کی عہدوں کے مطابق نام لینے والی القب سے بلا نے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ ظاہراً اُنکی تقطیم ہوتی ہو، دو دو جوہاتی: ۱۔ دنیا کے لحاظ سے سچ، ۲۔ تالیف قلب کافروں کو سلام کرنا صرف ایک صورت میں جائز ہے، (السلام علی من اتعال الہدی)

پھر ہر قل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا (مقدس) خط جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیجے گلی کے ہمراہ امیر بصری کے پاس بھیجا تھا اور امیر بصری نے اس کو مر قل کے پاس بھیجنے دیا تھا، مکمل کیا، اور اس کو پڑھا یا، تو اس میں یہ مضمون تھا اللہ نہیت مہربان رحم کرنے والے کے نام سے (یہ خط ہے) اللہ کے بنے اور اس کے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بادشاہ روم کی طرف، اس شخص پر سلام ہو جو ہدایت کی بیرونی کرے، اس کے بعد واضح ہو کہ میں تم کو اسلام کی طرف بلاتا ہوں، اسلام لاوے گے تو (قہرالی) سے فتح جاؤ گے اور اللہ تھیں تمہارا دوغاً ثواب دے گا اگر تم (میری دعوت سے) من پھیرو گے تو بلاشبہ تم پر (تمہاری) تمام رعیت (کے ایمان نہ لانے) کا کٹاہ ہو گا اور اے اہل کتاب ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان میں مشترک ہے یعنی یہ کہ ہم اور تم خدا کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں اور نہ ہم میں سے کوئی کسی کو خدا کے سوا پور دکار بنائے، خدا فرماتا ہے کہ پھر اگر اہل کتاب اس سے اعراض کریں تو تم کہہ کرے اس بات کے گواہ ہو کہ ہم خدا کی اطاعت کرنے والے ہیں

(تھیں) یہ منظور ہے کہ تمہاری سلطنت قائم رہے (اگر ایسا جانتے ہو) تو اس نبی کی بیعت کر لو، تو (اکسے سنتے ہی) وہ لوگ وحشی گدوں کی طرف دروازوں پر طرف بھاگے، تو کواؤں کو بند پایا بالآخر جب ہر قل نے اس درجے ان کی نفرت دیکھی اور (ان کے) ایمان لانے سے مایوس ہو گیا، تو بولا کہ ان لوگوں کو میرے پاس واپس لاوے (جب وہ آئے تو ان سے کہا میں نے یہ بات ابھی جو کہی تو اس سے تمہارے دین پر مغربی کا متحان لینا تھا وہ مجھے معلوم ہو گئی تب لوگوں نے اسے جوہہ کیا اور اس سے خوش ہو گئے ہر قل کی آخری حالت بھی رہی ابو عبد اللہ کہتا ہے کہ اس حدیث کو (شعبیت کے علاوہ) صارع بن بنی کیسان اور یونس اور معمتنے (بھی) زہری سے روایت کیا ہے۔

- ۱۳: تو حید عبادت کی اہمیت اور فضیلت کا بیان اور یہ کہ لوگوں کی اکثریت اس سے غافل ہے
- ۱۴: شرک سب سے بڑا نہ ہے جس کی حقیقت سے اکثر لوگ غافل ہیں
- ۱۵: نماز اور سچ بولنے کی فضیلت اور اسکے حکم کا بیان
- ۱۶: اندھی تقلید گمراہی اور ہلاکت کی بنیاد ہے
- ۱۷: ایمان کی فضیلت اور حقیقت کا بیان (قول، قصدیت و یقین اور عمل، زیادتی اور کمی)
- ۱۸: ایمان ہی سے سینے کو شادہ اور دلوں میں اطمینان اور سکون پیدا ہوتا ہے
- ۱۹: اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر (علیہم السلام) کبھی کسی کو دہو کرنے نہیں دیتے تھے

## 21: اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان میں گستاخی کا حکم

وَلِئِنْ سَأَلْتُهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخْرُصُ وَنَأْعَبُ بْ قُلْ أَبِإِلَهٍ وَآتَيْهِ وَرَسُولِهِ  
كُنُّمْ كَسْتَهْرُمْ وَنَوْنَ (ابن: 65)

اور اگر تم ان سے (اس بارے میں) دریافت کرو تو کہنی کے کہ ہم تو یوں ہی بات چیت اور دلگی کرتے تھے۔ کہو کیا تم خدا اور اسکی آئینہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کرتے تھے؟

امام ابن حزم (رحمۃ اللہ علیہ) اس آیت کریمہ کے تعلق سے فرماتے ہیں :  
اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکی آئیوں یا اسکے رسولوں میں سے کسی رسول سے استہزاء (شان میں گستاخی) گرنا کفر ہے ایمان سے خارج کر دیتا ہے۔ (الفصل: 4/244)

## 24: عبد اللہ بن سعد بن ابی السرح کا قصہ :

شخص سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کارضائی بھائی تھا، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا، سیدنا عثمان اسے لے کر آئے اور عرض کی یا رسول اللہ: اس شخص کی بیعت قبول فرمائی، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین مرتبہ اس شخص کی طرف دیکھا، پھر بیعت قبول فرمائی، پھر صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایسا سمجھدار شخص نہیں تھا جو اسے قتل کر دیتا، جبکہ میں نے تین مرتبہ اپنے اتحاد کو بیعت سے روکا، صحابہ کرام نے عرض کی، اگر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم)، ہمیں آنکھوں سے کوئی ہشارہ کر دیتے، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: کسی نبی کے لئے یہ ہرگز جائز تھا کہ اسکی آنکھوں کی خیانت ہو۔

(رواہ ابو داؤد: 4359)

## 27: ایک عظیم قاعدہ: خرایوں (مفاسد) سے پچنا خیوں (مصالح) کو پالینے پر مقدم ہے

يَسْلُوكُكُمْ عَنِ الْحُمْرِ وَالْبَيْسِ قُلْ فِيهِمَا إِنَّمَا كَيْدُوْمَةَ فِيْ مَنَافِعِ الْمَنَاسِ وَإِنَّهُمْ مَا أَكْبَرُ  
مِنْ تَقْعِيْهِمَا (ابن: 219)

(اے پیغمبر، لوگ) تم سے شراب اور جوئے کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ (ان سے) کہہ دو کہ ان دونوں (بیزوں) میں برآنہ ہے اگرچہ ان میں لوگوں کے لئے (کچھ) فائدے بھی ہیں

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: (اے عائشہ اگر تیری قوم نو مسلم نہ ہوتی تو میں کعبہ کو توڑ دیتا اور اسکی دو دروازے بنادیتا لوگ ایک دروازے سے داخل ہوتے اور دوسرا سے خارج) (بخاری: 126)

20

۷۳: نبی رحمت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خط کی برکت کا ثبوت  
۳۸: نبی رحمت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کی خبر مل جانے کے بعد انکاری پر ہجت کا قیام  
۳۹: نبی رحمت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عظمت کی گواہی کافروں نے بھی دی  
۴۰: نبی رحمت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سیرت مبارکہ تربیت کا بہترین ذریعہ ہے

۳۱: نبی رحمت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کی تثانیاں اہل کتاب کی کتابوں میں ثابت ہیں۔

۳۲: دین اسلام میں ختنہ کی فضیلت

۳۳: کہانت اور علم نبوم جاہلیت کی مسائل میں سے ہیں جن کی اسلام نے ختنہ سے مانافت کی

۳۴: صرف زبان سے کلمہ شہادت پڑھنا کافی نہیں، کلمہ توحید کی شرطوں کو جانا ضروری ہے

۳۵: بزرے لوگوں سے دوستی گراہی اور ہلاکت کے اسباب میں سے ہے

۳۶: دین دار لوگوں نے ہمیشہ معاشرہ میں عزت اور احترام پایا ہے۔

23

کعب بن اشرف یہودی کے قتل کا قصہ:  
اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: کعب بن اشرف کے لئے کون ہے اس نے اللہ تعالیٰ کو اور اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کو اذیت دی ہے، محمد بن مسلمہ، عرض کرتے ہیں: میں ہوں یا رسول اللہ، کیا آپ یہ پسند کرتے ہیں کہ میں اسکا قتل کروں؟ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: جی ہاں (ختن علیہ)  
نایبنا صحابی کا قصہ:

جس نے اپنی لوٹنڈی کا قتل کیا جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کو گالیاں دیتی تھی، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: تم کو اہر ہنا پیشک اسکا خون رائیگا ہے۔ (ابوداؤد: 3665)

22

ابن خطل کے قتل کا قصہ:  
اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ابن خطل کو قتل کرنے کا حکم دیا، اگرچہ وہ کعبہ کے پردے سے لٹکا ہوا ہو (ختن علیہ)  
امام ابن تیمیہ (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں:  
ابن خطل نے تین جرم کئے تھے جن کی وجہ سے اسے قتل کیا گیا

1: قتل کرنا 2: مرتد ہونا

3: اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو گالی دینا

(الصادم المسلط: 2/265)

26

امام مالک (رحمۃ اللہ علیہ) مزید فرماتے ہیں: اور آقا پسے غلاموں پر  
امام شافعی (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں:

جن حدود کو اللہ تعالیٰ نے واجب کر دیا، شراب اور تذف وغیرہ میں حاکم وقت ہی کے ہاتھوں ہوتا چاہیے اور فاضل واجہہ لوگ ہی قائم کریں گے۔

امام یحییٰ (رحمۃ اللہ علیہ) روایت کرتے ہیں فقهاء مدینہ سے، کہ وہ کہا کرتے تھے کہ: کسی کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ کوئی حد قائم کرے سوائے سلطان کے، الای کہ کوئی شخص اپنے غلام یا لوٹنڈی پر زنا کی حد قائم کرے۔

البیتی "کتاب الحدود" باب حد اجل استاذ اذن (8/245) و عبد الرزاق (7/394)

## 25: حدود کا نفاذ کس کا ذمہ ہے:

الْأَرَائِيْهُ وَالْأَرَائِيْنَ فَالْجَلْدُ وَالْكُلُّ وَاجِلِيْهِمَا مَا ئَكَلَهُمْ وَلَا تَأْخُذْ كُلُّهُمْ بِهِمْ أَرَائِيْهُ  
فِي دِيْنِ اللَّهِ وَإِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهُ وَالْأَيُّوبَ الْأَخْرَى وَلَيُشَهِّدَ عَذَابَهُمَا ظَلِيلَةٌ مِّنْ  
الْمُؤْمِنِيْنَ (نو: 2)

زنکار عورت و مرد میں ہر ایک کو سو کڑے لگائے۔ ان پر اللہ کی سربراہی کی حد جاری کرتے ہوئے تمہیں ہر کڑ تر س نہ کھانا چاہیے، اگر تمہیں اللہ پر قیامت کے دن پر ایمان ہوں ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت موجود ہوئی چاہیے۔

امام قرطبی (رحمۃ اللہ علیہ) سورہ نور کی آیت نمبر ۲ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:  
اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اس حکم کا مخاطب حاکم وقت ہے یا اسکا نائب،

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ<sup>(الْتَّبَّانَ: 61)</sup>

اور جو لوگ اللہ کے رسول کو اذیت دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

و جزاكم الله خيراً

### 7: گستاخانہ فلم

- 1: یہ فلم کس نے بنائی ہے؟  
2: یہ فلم کیوں بنائی ہے؟

3: ہمارا روئے عمل کیا رہا اور کیا ہونا چاہے؟

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: ( اس حدیث سے یہ پیغام ملتا ہے کہ مصلحت کو چھوڑنا تاکہ منشدہ سے پچاہا کسکے اور یہ بھی کہ انکار ممکر کو چھوڑنا جب یہ ڈر ہو کہ اس سے بڑا منکر پیدا ہو جائے ... ) ( فتح الباری: 1 / 225 )

امام ابن تیمیہ امر بالمعروف اور نهى عن المنکر کی تعلق سے فرماتی ہیں: ( بلکہ حرام ہوتا ہے اگر اسکی خرابی (مفسدہ) اسکی بھلائی (مصلحت) سے زیادہ ہو۔ (الامر بالمعروف والنهي عن المنكر لشیعۃ الاسلام ابن تیمیہ ص 11-19).